

"مشکوٰۃ المصابیح" پر شیخ عبدالحق محدث دہلوی کے کام کا جائزہ

Review of the work of Sheikh Abdul Haq Mohaddith Dehlavi on
"Mishkāt al-Maṣābīḥ"

* Hafiz Muhammad Faisal Qureshi

** Muhammad Fazal Haq Turābī

"Mishkāt al-Maṣābīḥ" has a sound rank among the Hadith collections. Its importance can be gauged from the fact that it has been described and summarized by several scholars. The works of Sheikh Abdul Haq Muḥaddith Dehlavi over that is a great contribution and have a special place in the context of his Hadith services. He is one of the prominent muḥaddithin of the Subcontinent. He was pioneer in teaching and disseminating Hadith knowledge in the subcontinent. Firstly, he described the Mishkāt al-Maṣābīḥ in the Persian language of that time, which gained immense popularity among the people and increased the taste for understanding Hadith. Secondly, He accumulated a treasure trove of mysteries and secrets in Arabic for the use of Researchers. The name of the Persian commentary is Ash'atul Lam'āt while the Arabic commentary is called Lam'āt al-Tanqīh. They are more than one in usefulness, which has created a taste for reading and understanding Hadith among the people and Researchers. In the said article, an introduction and methodological study of the work done by Sheikh Abdul Haq on Mishkāt al-Maṣābīḥ will be presented.

Key Words: Hadith, Al-Maṣābīḥ al-Sunnah, Mishkāt al-Maṣābīḥ, Ash'atul Lam'āt, Lam'āt al-Tanqīh, Sheikh Abdul Haq Muḥaddith Dehlvi

تمہید:

بر صغیر میں علم حدیث کی درس و تدریس اور نشر و اشاعت کے حوالے سے شیخ عبدالحق محدث دہلوی کو اولیت حاصل ہے۔ علم حدیث کی نشر و اشاعت کے ضمن میں آپ کی مشکوٰۃ المصابیح کی دو شروحات اشعة اللمعات اور لمعات التنقیح ایک خاص مقام رکھتی ہیں۔ مشکوٰۃ المصابیح کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس کی شرح و تلخیص بیسیوں علماء نے کی ہے۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ہر دور میں علماء و محدثین نے اس کتاب کو بہت اہمیت دی ہے اور زیر مطالعہ رکھا ہے۔ مشکوٰۃ المصابیح کی افادیت کو مد نظر رکھتے ہوئے آپ نے عوام و خواص کے یکساں استفادے کی خاطر پہلے پہل اس کی شرح اُس وقت کی عربی زبان فارسی میں کی جس نے عوام میں بے حد مقبولیت حاصل کی اور فہم حدیث کا ذوق و شوق بڑھایا۔ خواص کے استفادے کے لیے

* Ph.D Research Scholar, Dept. of Islamic Studies, The Islamia University of Bahawalpur.

** Ph.D Research Scholar, Dept. of Islamic Studies, The Islamia University of Bahawalpur.

عربی زبان میں شرح کرتے ہوئے اسرار و رموز کا ایک خزانہ جمع کر دیا۔ فارسی زبان کی شرح کا نام اشعة اللمعات جبکہ عربی شرح کا نام لمعات التنقیح رکھا۔ جو افادیت کے اعتبار سے ایک سے بڑھ کر ایک ہیں۔ ان شروحات پر تبصرہ کرنے سے قبل یہ ضروری ہے کہ مختصراً "مشکوٰۃ المصابیح" اور اصل کتاب "المصابیح" اور ان کے مصنفین کا تعارف کروادیا جائے تاکہ اس کی اہمیت واضح ہو جائے:

تعارف کتاب المصابیح از امام بغوی¹ (ت 516ھ):

صاحب "کتاب المصابیح" کی کنیت ابو محمد اور نام و نسب حسین بن مسعود بن محمد بن فراء بغوی ہے¹۔ تفسیر، حدیث اور فقہ میں کمال مہارت اور یدِ طولیٰ رکھتے تھے²۔ رکن الدین اور محی السنۃ کے لقب سے مشہور و معروف ہیں۔ مؤخر الذکر لقب بارگاہ رسالت مآب ﷺ سے عطاء فرمودہ ہے³۔ لغ "مرو" اور "ہرات" کے درمیان خراسان کا ایک شہر ہے اور پیدائشی نسبت کی وجہ سے بغوی کہا جاتا ہے۔ آپ نے حدیث میں عبد الرحمن بن محمد ابو الحسنی داودی (ت 467ھ) یعقوب بن احمد صیرفی (466ھ) اور علی بن یوسف جوینی (ت 463ھ) سے استفادہ کیا جبکہ فقہ میں قاضی حسین بن محمد (ت 462ھ) کے تلمیذ رشید ہیں⁴۔ امام بغوی زہد و ورع کے ساتھ ساتھ قناعت پسند طبیعت اور اعتدالی مزاج کے مالک تھے۔ خورد و نوش میں اکیلی روٹی پر گزارہ اور لباس میں سادہ سے کپڑے اور سر پر چھوٹا سا عمامہ سجاتے تھے اور درس حدیث کے فیضان کو عام کرتے تھے⁵۔ آپ درس حدیث تو طہارت کی حالت میں دیتے تھے⁶۔ امام بغوی (ت 516ھ) درس و تدریس کے ساتھ ساتھ تصنیف و تالیف میں بھی نابغہ روزگار تھے۔

علم حدیث میں آپ کی کتاب جو "المصابیح"⁷ "کتاب المصابیح"⁸ اور "مصابیح السنۃ"⁹ کے مختلف ناموں کے ساتھ معروف ہے۔ جس میں صاحب کشف الظنون کے مطابق 4719 احادیث ہیں۔ جن میں سے 525، احادیث صحیح بخاری اور 875 صحیح مسلم کی

¹ 'Umar Raḍā Kaḥālā, M'ujam al-M'wliḥīn Tarājim Muṣanifī al-Kutab al-'Arabiyah (Beirut: Dār Ihya' al-Turath al-'Arabiyah, S.n), 4:61.

² Abu Naṣr 'Abdul Wahāb Taj al-Dīn Subkī, Ṭabqāt al-Shaf'īyah al-Kubrā ((Beirut: Dār Ihya' al-Kutub al-'Arabiyah, S.n), 7:76.

³ Muḥammad Ḥanīf Gangohī, Zafar al-Muḥaṣilīm Ba-Iḥwāl al-Muṣanifīn (Karāchī: Dār al-Ishā't, 2000AD), 138.

⁴ Shāh 'Abdul 'Azīz Dehlvi, Bustān al-Muḥadithīn, Mutrajam; 'Abdul Samī' Deobandī (Lahore: Maktabah Raḥmāniyah, S.n), 149-50.

⁵ Abu 'Abdullah Shams al-Dīn Muḥammad bin Aḥmad Dhahbī, Siyyar I 'lām al-Nubalā (Beirut: Maktabah tul Risāla, 2004), 1:1514.

⁶ Ismā'īl Bin 'Umar Bin Kathīr, Ṭabqāt al-Shaf'īyah, Researcher: 'Abdul Ḥafīz Maṣṣūr (Beirut: Dār Ihya' al-Kutub al-'Arabiyah, 2004), 522.

⁷ Al-Subkī, Ṭabqāt al-Shaf'īyah al-Kubrā, 7:75.

⁸ Abu Muḥammad 'Abdullah Bin As'ad Bin 'Alī Bin Sulaymān Yāfī, Mirāt al-Jinān (Beirut: Dār al-Kutub al-'Ilmiyah, 1997AD), 3:162.

ہیں۔ 1051 متفق علیہ اور دیگر کتب احادیث کی ہیں¹⁰ جبکہ صاحب "بستان المحدثین" کے مطابق احادیث کی تعداد 4484 ہے۔ بخاری و مسلم سے 2434 احادیث اور سنن ابی داؤد اور ترمذی وغیرہ سے 2050 احادیث لی گئی ہیں¹¹۔

اس کتاب کا نام مؤلف علیہ الرحمۃ کا خود تجویز کردہ نہ ہے۔ تقلیداً یہ نام کتاب کا علم بن گیا ہے۔ صاحب کتاب خود ذکر کرتے ہیں۔ "اما بعد ان احادیث ہذا الکتاب مصانح" یعنی زبان نبوت ﷺ سے نکلی ہوئی یہ احادیث چراغ رشد و ہدایت ہیں۔ مؤلف کتاب غرض و غایت بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ یہ وہ الفاظ ہیں جو صدر نبوت ﷺ سے صادر ہوئے ہیں جن کو آئمہ کرام نے اپنی کتابوں میں وارد کیا ہے۔ میں نے ان دُرِ عدن کو اُن لوگوں کیلئے پر دیا ہے جو اپنے آپ کو عبادتِ الہی کے لئے وقف کر چکے ہیں۔ تاکہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کے بعد ان کو سنن رسول ﷺ سے حظ وافر نصیب ہو۔ "لتكون لهم بعد كتاب الله تعالى حظا من السنن"¹²۔ "مصانح" کے مؤلف نے آئمہ کی تصحیح نقل پر اعتماد کرتے ہوئے احادیث کی اسناد کو مطلقاً ترک کر دیا۔ اپنی وضع کردہ اصطلاح کے مطابق احادیث کو صحاح اور حسان میں تقسیم کر دیا۔ صحاح سے مراد شیخان کی احادیث ہیں اور حسان سے مراد وہ احادیث ہیں جن کو شیخان کے علاوہ محدثین نے وارد کیا ہے۔ حالانکہ ان میں ہر قسم کی احادیث صحیح، حسن، ضعیف اور منکر پائی جاتی ہیں۔ یہ مصنف کی خود ساختہ اصطلاح ہے جو محل اعتراض نہ ہے¹³۔ ضعیف اور غریب احادیث¹⁴ طرف اشارہ کر دیا، منکر یا موضوع احادیث کے ذکر سے اعراض کا ذکر خطبہ میں کر دیا ہے۔ اس کے باوجود مناقب قریش کے آخر میں ایک منکر حدیث ذکر کی ہے جو شاید بعض محدثین کا لاحقہ ہے۔¹⁴ بہت زیادہ حزم و احتیاط کے باوجود روایات مرسلہ، ضعیفہ حتیٰ کہ 18 احادیث کو وضع کے ساتھ الزام دیا گیا ہے۔ جس کا جواب امام ابن حجر عسقلانی (ت 852ھ) اپنے ایک مستقل رسالہ میں دیا ہے¹⁵۔

تعارف کتاب "مشکوٰۃ المصابیح" از خطیب تبریزی:

محمد بن عبد اللہ خطیب تبریزی عمری "المصابیح" کی تکمیل اور باب بندی 737ھ میں مکمل کی¹⁶ اور اس کا نام "مشکوٰۃ المصابیح" رکھا۔ آپ نے اپنی اس کتاب میں جن امور کا التزام کیا ہے وہ یہ ہیں کہ احادیث کی تخریج کر دی گئی ہے۔ حدیث کے راوی کا نام ذکر کیا گیا ہے۔ حدیث کی صحت، ضعف اور حسن کی اطلاع دی گئی ہے۔ مخرج حدیث کی کتاب کے نام کے ساتھ تیرہ اصحاب حدیث (بخاری، مسلم، نسائی، ابن ماجہ، ابی داؤد، ترمذی، مالک، شافعی، احمد بن حنبل، دارمی، دارقطنی، بیہقی، اور ابو الحسن رزین بن معاویہ) کا تذکرہ

⁹ 'Ali Bin Sultān Muḥammad Al-M'arūf Mulla 'Ali Qārī, Mirqāt al-Mafātīḥ (Beirut: Dār al-Kutub al-'Ilmiyah, 2001 AD), 1:6.

¹⁰ Ḥājī Khalīfah Muṣṭafā bin Abdullah Chalbī, Kashaf Al-Zunūn 'An Asāmī Al-Kutub Wa Al-fanūn (Beirut: Dār aḥyā Al-Turāth Al-'Arabī, S.N), 2:1698.

¹¹ 'Abdul'Azīz, Bustān al-Muḥadithīn, 348.

¹² Ḥājī Khalīfah, Kashaf Al-Zunūn, 2:1698.

¹³ Muḥammad Ḥusayn Bin Mas'ūd Farā Bghwī, Maṣābīḥ al-Sunnah (Beirut: Dār al-M'arifah, 1987 AD), 1:61.

¹⁴ Ḥājī Khalīfah, Kashaf Al-Zunūn, 2:1698

¹⁵ 'Mulla 'Ali Qārī, Mirqāt al-Mafātīḥ, 1:7.

¹⁶ Kaḥāla, M'ujam al-M'wlīfīn, 10:211.

ہے۔ روایات کا اختلاف مقابلہ کر کے نقل کیا ہے۔ صاحب مصابیح نے جس جگہ حدیث کو غریب یا ضعیف یا منکر قرار دیا ہے تو صاحب مشکوٰۃ نے غرابت، ضعف، اور نکارت کا سبب ظاہر و باہر کر دیا ہے۔ مصابیح میں ہر باب کے تحت دو تفصیلی قائم تھیں۔ فصل اول میں صحاح اور فصل ثانی میں حسان احادیث کا ذکر تھا۔ آپ نے ہر باب کے تحت فصل ثالث کا اضافہ کیا ہے۔ جس میں صحاح ستہ اور دیگر کتب حدیث کی احادیث وارد کرتے ہیں۔ مرفوع احادیث کے علاوہ صحابہ و تابعین کے اقوال و افعال بھی باب کی مناسبت سے مشکوٰۃ المصابیح میں درج ہیں۔ صاحب مشکوٰۃ نے 1511 احادیث کا اضافہ کیا ہے۔¹⁷

مشکوٰۃ المصابیح 29 کتابوں، 307 ابواب اور 1038 فصلوں پر مشتمل ہے۔ مصابیح کی احادیث کی تعداد میں اختلاف کی بنا پر مشکوٰۃ المصابیح کی کل احادیث 5995 یا 5945 ہیں۔ ناصر الدین البانی کی ترقیم (نبرنگ) کے مطابق مشکوٰۃ المصابیح کی احادیث کی تعداد 6294 ہے۔¹⁸ بیسیوں علماء نے اس کی شروحات فرمائی ہیں۔

شراح مشکوٰۃ المصابیح شیخ عبدالحق محدث دہلوی:

"مشکوٰۃ المصابیح" کے شارح یعنی "لمعات" اور "اشعۃ اللمعات" کے مصنف شیخ عبدالحق محدث دہلوی (958ھ-1052ھ) ہندوستان کے ایک علمی اور روحانی خاندان میں شیخ سیف الدین علیہ الرحمۃ کے گھر میں پیدا ہوئے۔ پندرہ سولہ سال کی عمر میں اپنے والد صاحب سے علوم عقلیہ و نقلیہ کی تحصیل سے فراغت پاچکے تھے۔ ادب، فلسفہ، اور علم الکلام کی اعلیٰ تعلیم کے لئے آپ نے ماوراء النہر کے اساتذہ سے اکتساب علم کیا۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں نے شب و روز اپنے والد محترم کی آغوش محبت و رحمت اور انکی مہربانی اور عنایت کے قرب میں تربیت پائی ہے۔¹⁹ آپ نے تعلیم و تربیت کے بعد درس و تدریس اور خلق خدا کی خدمت میں ایک عرصہ تک مصروف عمل رہے۔ حج و زیارت کی سعادت حاصل کرنے کیلئے آپ نے حرمین شریفین کی زیارت کا قصد کیا۔

سرزمین حجاز میں شیخ کا قیام کم و بیش تین برس رہا، تین سال کے قیام کے دوران شیخ علیہ الرحمۃ نے مکہ و مدینہ کے کبار محدثین سے درس حدیث اور اجازت حدیث حاصل کرنے میں کوئی دقیقہ فرو گزاشت نہ کیا۔ حرمین شریفین کے جلیل القدر محدثین نے اس ہندی طالب علم کی طلب اور محنت کو بہت سراہا۔ قاری علی بن جار اللہ نے فرمایا کہ شیخ پورے ہندوستان میں علمی لحاظ سے دُرِ یکتا ہیں۔²⁰ حجاز مقدس میں اس تین سالہ اقامت کے دوران آپ کا زیادہ تر وقت شیخ عبد الوہاب متقی کی خدمت عالیہ میں بسر ہوا۔²¹ شیخ عبد الوہاب متقی علیہ الرحمۃ کی خدمت اور صحبت کے ان دو سالوں میں آپ علم حدیث، اور روحانی علم کی ایک لازوال دولت سے مالا مال ہوئے جس نے آپ کی آنے والی علمی اور عملی زندگی پر گہرے نقوش ثبت کر دیئے جو رہتی دنیا تک ان کے لئے چراغ راہ ثابت ہوئے۔ موصوف نے شیخ عبد الوہاب متقی علیہ الرحمۃ سے مشکوٰۃ المصابیح کا درس لیا، ذکر کے آداب و طریقے سیکھے، کم خوری اور آداب

¹⁷ Gangohī, Zafar al-Muḥaṣilīm Ba-Iḥwāl al-Muṣanifīn, 139-40.

¹⁸ Muḥammad ‘Abdullah Khaṭīb Tabreizi, Mishkāṭ al-Maṣābīḥ, Muḥaqqiq: Muḥammad Nāṣir al-Dīn Albānī (Beirut: Al-Maktab al-Islāmī, 1985AD), 3:1771.

¹⁹ Sheikh ;Abdul Haq Dehlvi, Akhbār al-Akhyār M’a Maktūbāt (Sakhar: Maktaba Nūriya Razawiyah, S.n), 310.

²⁰ Ḥasnī, Al-I’lām biman Fī Tārīkh al-Hind Minal I’lam, 5:554.

²¹ Dehlvi, Akhbār al-Akhyār M’a Maktūbāt, 271.

خلوت کی تعلیم پائی۔ شیخ متقی بھی آپ سے محبت کرتے تھے اور خرقہء خلافت سے بھی سرفراز فرمایا۔ فیصلہ کرنے کا اہل قرار دیا اور افتاء اور قضاء کی اجازت بخشی²²۔

صاحب "مشکوٰۃ المصابیح" خطیب تبریزی (ت 741ھ)، شافعی المذہب تھے۔ انہوں نے اپنے شافعی مذہب کے موافق و مطابق تائیدی احادیث کا ایک خوبصورت گلدستہ ترتیب دیا ہے۔ جس سے پہلی نظریہ تاثر ملتا ہے کہ شافعی مذہب حدیث کے بالکل قریب ہے۔ اس وہم کی وجہ حدیث شریف کی وہ کتابیں ہیں جن کی تصنیف و تالیف اور ترتیب میں شوافع حضرات کا بہت بڑا حصہ ہے۔ شوافع حضرات علیہم الرحمۃ نے احادیث نبویہ کی ترتیب و تالیف میں اپنے مذہب کے مطابق احادیث کو درج فرمایا ہے جس کی وجہ سے عام قاری کی نظر سے دوسرے آئمہ کے مذاہب والی احادیث اور دلائل او جمل ہو گئے۔ حضرت شیخ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ²³ شوافع کی مرتب کردہ احادیث کا مطالعہ کرنے کے بعد آپ بھی اس وہم کا شکار ہو گئے۔ جب آپ نے "مشکوٰۃ المصابیح" کا درس لیا تو آپ نے بھی شافعی مذہب اختیار کرنے کا خیال کر لیا اور اس کا اظہار شیخ عبد الوہاب متقی (ت 1001ھ) سے کیا تو آپ نے جواباً ارشاد فرمایا کہ شاید اس کا خیال مشکوٰۃ شریف پڑھنے کی وجہ سے ہوا ہے تو آپ نے فضائل و مناقب اور دلائل کے ساتھ اس خیال کو زائل کیا۔ پھر آپ نے شیخ عبد الحق علیہ الرحمۃ کو وطن واپسی کا حکم دیا تو شیخ نے عرض کی کہ مجھے اپنی خدمت میں رہنے کا موقع دیجیے تاکہ میں مذاہب اربعہ اور خصوصاً شافعی اور حنفی مذہب میں تحقیق کروں اور حق میرے لئے واضح ہو جائے کیونکہ ان مذاہب میں زیادہ بنیادی اختلاف ہے۔ آپ نے فرمایا ان شاء اللہ آپ کو وہاں وطن میں اس کا موقع ملے گا جو کہ مشکوٰۃ المصابیح کی شرح کے دوران حاصل ہوا۔²⁴

999ھ میں حجاز مقدس سے شیخ اپنے وطن مالوف دہلی واپس آگئے اور درس و تدریس اور خدمت انسانیت میں ہمہ تن مصروف و مشغول ہو گئے۔²⁵ 19 سال آپ نے درس حدیث شریف اس آب و تاب اور ایسی محنت شاقہ سے دیا جس کا شہرہ چار دانگ عالم میں پھیل گیا مشتاقان حدیث نبوی ﷺ ہر سو اس چشمہء صافی سے سیراب ہونے کیلئے کشاکش کشاکش چلے آئے۔²⁶ اس مدتِ مدید میں آپ نے بارہا "مشکوٰۃ المصابیح" کا درس دیا اور اس کے معانی و مطالب اور فریقین کے دلائل و براہین کا بنظر عمیق سے مطالعہ کیا جبکہ فہم حدیث کا اعتراف تو حجاز مقدس کے علماء پہلے ہی کر چکے تھے۔ مذہب تبدیلی والا خیال نے بھی تو اس کی وجہ سے انگڑائی لی تھی تو اب وہ وقت آن پہنچا تھا کہ آپ "مشکوٰۃ المصابیح" کی شرح لکھ کر اپنے استاذ حدیث شیخ عبد الوہاب متقی علیہ الرحمۃ کی پیشین گوئی کو عملی جامہ پہنائیں اور شکوک و شبہات کے اندھیروں کو اجالوں میں تبدیل کرنے کے لئے کمر بستہ ہو جائیں۔ آپ کو یقین کامل تھا کہ اللہ جل جلالہ وقت مقررہ پر اس کارِ خیر کو ان کے ہاتھوں پایہء تکمیل تک ضرور بالضرور پہنچائے گا۔²⁷

²² 'Abdul 'Azīz, Fawā'id Jami'a Bar 'ujālah Nāfi'a, 14.

²³ Muhammad Murtzā al-Zubaidī, Tāj Al-'Urūs Min Jawāhir al-Qāmūs (Beirūt: Dār al-Kutub al-'Ilmiyah, 1438 AH), 28: 514.

²⁴ Sheikh ;Abdul Haq Dehlvi, Fath ur Rehman Fī Ithbāt Madhhab un Nu'mān (Multān: 'Atīq Academy, Beirūn Bohar Gate, S.n), 1:26-27

²⁵ 'Abdul 'Azīz, Fawā'id Jami'a Bar 'ujālah Nāfi'a, 14.

²⁶ khalīq Aḥmed Nizāmī, Ḥayāt, Sheikh 'Abdul Haq Muḥadith Dehlvi (Lāhore: Makṭabah Rehmanīyah, Urdu Bāzār, Ist Editin, S.n), 43.

²⁷ Dehlvi, Fath ur Rehman, 1:27.

شرح مشکوٰۃ المصابیح از شیخ عبدالحق محدث دہلوی:

شیخ عبدالحق علیہ الرحمۃ نے "مشکوٰۃ المصابیح" پر اپنے تحقیقی اور محاکمانہ عمل کے آغاز کی وجہ اور "مشکوٰۃ المصابیح" کی شرح کی تالیف کا سبب خود ہی بیان کرتے ہیں۔ شیخ علیہ الرحمۃ نے "مشکوٰۃ المصابیح" کی طرف ہی نظر التفات کیوں مرکوز کی، اس کے متعدد ناگزیر اسباب ہیں۔ یہ وہ واحد کتاب ہے جو صحاح ستہ کے درس سے پہلے داخل نصاب ہے۔ اپنی افادیت کے اعتبار سے یہ کتاب عام و خاص میں ہمیشہ متداول رہی ہے، کیونکہ یہ جامع الاحادیث ہے جو اُمّات الکتاب تقریباً من جملہ احادیث کا احاطہ کر لیتی ہے اور اس طرح اس کتاب کے قاری کی نظر تقریباً تمام ذخیرہ احادیث کی کتب پر طائرانہ ہو جاتی ہے، یہی وجہ ہے کہ لوگ حافظ مشکوٰۃ ہو گزرے ہیں۔²⁸

بنابر ایں عام و خاص میں قرآن و سنت پر عمل کے جذبے کو پروان چڑھانے میں یہ کتاب اپنی افادیت میں ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہے۔ علاوہ ازیں یہ کتاب اپنی حسن ترتیب کے اعتبار اور لحاظ سے ایک جامع کتاب ہے جو اپنے آپ میں ہر موضوع اور باب کو سموئے ہوئے ہے۔ جس سے معاشرتی، سیاسی، اقتصادی، عمرانی اور روحانی امور میں رشد و ہدایت کا سامان زیست کامل طور پر مل سکتا ہے۔ کیونکہ اس میں لمبی چوڑی اسناد کے سلسلہ کو حذف کر دیا گیا ہے جو سادہ ذہن اور عام قاری کیلئے چنداں مفید نہ تھا۔ مشکوٰۃ المصابیح پر شیخ عبدالحق علیہ الرحمۃ کے تحقیقی کام کی غرض و غایت یہ تھی کہ یہ کتاب آپ کے زمانہ میں بہت ہی مشہور و معروف اور متداول کتاب تھی۔ توفیق ایزدی نے علم حدیث شریف کی خدمت کے لئے تائید کی کہ آپ اس کتاب کی شرح کر کے اہل علم کی کتابوں کے فوائد اور مشائخ کرام کے فرمودات عالیہ کو مشتاقان حدیث تک افادہ عام کی خاطر پہنچادیں، علاوہ ازیں اس کتاب کی شرح میں مذکورہ شیخ کے علاوہ ارباب صفا اور اصحاب محبت و وفا جیسے شاہ ابوالعالی لاہوری (ت 1024ھ) کا حکم بھی شامل تھا کہ اس کتاب کی شرح فارسی زبان میں کر دی جائے تاکہ اس کتاب کی افادیت کا دائرہ وسیع اور عام ہو جائے، ایک عالم مستفید ہو گا۔ شیخ علیہ الرحمۃ خود بھی یہی فرماتے ہیں۔³⁰

شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے 60 سال کی عمر میں "مشکوٰۃ المصابیح" پر اپنے تحقیقی کام کا آغاز فارسی زبان میں کیا۔ اس کتاب کی شرح کے دوران حدیثی علوم کی وضاحت اور توضیح کے ساتھ ساتھ میزب رحمت سے آپ یوں سرشار ہوئے کہ اسرار و رموز کے ظہور کا سلسلہء نور بھی اُٹھتا چلا آیا۔ اثنائے مطالعہ ایسی باتوں کا ظہور ہوا جن کو زبان فارسی میں ادا کرنا مقتضائے حال کے مناسب اور مطابق نہ تھا۔ اور ایسی پر اسرار باتوں کو قلم انداز کرنا گویا کہ علمی خیانت تھی۔ شیخ نے فارسی شرح کے ساتھ ساتھ عربی شرح کا بھی آغاز فرمایا۔ اس طرح مشکوٰۃ المصابیح کی عربی اور فارسی شروحات ایک ساتھ لکھی جانے لگیں۔ کچھ عرصہ بعد ایسا وقت آیا کہ عربی شرح کی تکمیل ہو گئی مگر فارسی شرح مکمل نہ ہو سکی۔³¹

²⁸ بابا داؤد (ت 1097ھ) آپ کو مشکوٰۃ کہا جاتا تھا۔

Molvī Reḥmān 'Alī, Tadhkirah 'Ulmā Hind (Lakhnau: Maṭba' Nāmī Munshī Nōl Kishōr, 2nd Edition, 1914 A.D.), 60

²⁹ Dehlī, Ṭalab ul Ghaur Fī Qīṣah Lāhōre Bar Akhbār al-Akhyār M'a Maktūbāt, 384.

³⁰ Sheikh 'Abdul Ḥaq Muḥadith Dehlī, Ash'atul Lam'āt (Mumbāī: Muḥammadī Kārkhānah, 1277 A.D.), 1:1.

³¹ Dehlī, Ash'atul Lam'āt, 1:1.

فارسی و عربی شروحات کا آغاز 1019ھ میں ہوا اور تکمیل 1025ھ میں ہوئی یہ آغاز اور تکمیل کی تاریخ ہے دونوں شروحات کی تکمیل کی مجموعی مدت نہیں ہے۔ اس طویل مدت میں شیخ علیہ الرحمۃ دوسری کتب اور رسائل کی تصنیف و تالیف میں بھی مشغول رہے۔ فارسی شرح کی تکمیل میں ڈیڑھ دو برس سے زیادہ نہیں لگے³² جبکہ اس فارسی شرح سے پہلے عربی شرح کی تکمیل بھی ہو چکی تھی یہ دونوں شروحات خانقاہ قادریہ واقع دہلی ایک ہی مجلس میں پایہ تکمیل کو پہنچی۔³³ شیخ کا مشکوٰۃ المصابیح پر تحقیقی کام مندرجہ ذیل دو شروحات کی صورت ہمارے سامنے آتا ہے:

(1) "لمعات التنقیح فی شرح مشکوٰۃ المصابیح" (عربی)

(2) "اشعة اللمعات فی شرح مشکوٰۃ" (فارسی)

1- لمعات التنقیح فی شرح مشکوٰۃ المصابیح

شیخ علیہ الرحمۃ نے اس کتاب کو نہایت شرح و بسط کے ساتھ سپرد قلم کیا ہے۔ جس میں آپ نے مندرجہ ذیل امور کا التزام محققانہ انداز میں کیا ہے:

- الفاظ حدیث کی توضیح و تشریح اور معانی و مطالب میں عمیق تحقیق کا رنگ غالب ہے۔
 - علم لغت، نحو، فقہ، اور علم کلام کی دقیق مباحث کو آسان پیرائے انداز میں پیش کیا ہے۔
 - ظاہری طور پر معارض اور متعارض احادیث کی توجیہ اور تطبیق میں اپنی بساط کا حق ادا کرنے میں کوئی دقیقہ فرو گزاشت نہ کیا ہے۔
 - فقہ حنفی کے پیروکار ہونے کی وجہ سے احادیث میں توافق اور تطابق کر کے حضرت امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کے مسلک کو ترجیح دی ہے۔
 - حدیث کے اسرار و رموز بھی صلاحیت اور قابلیت کے ساتھ مذکور ہیں۔
 - مسائل کی تحقیق و تفتیش میں آپ انصاف کا دامن تھامے رکھتے ہیں اور دائرہ اعتدال سے باہر قدم نہیں رکھتے۔
 - افراط و تفریط کا لحاظ کیے بغیر آپ نے اختلاف امت کا عملی مظاہرہ کیا ہے جس سے سوء ادب کی بوتل نہیں آتی ہے۔
 - طرق روایت کو بیان کر کے درایت کی وجوہ کی طرف اشارہ کر دیتے ہیں۔
 - احوال کے ذکر کے بغیر اسماء الرجال کی تصحیح کا اہتمام تام ہے۔
 - ایجاز و اختصار سے مرفوع و مرصع عبارت ہے۔
 - آپ نے صرف ان رواۃ کے احوال کا ذکر کیا ہے جن کو مؤلف نے ضعیف ٹھہرایا ہے۔
 - آغاز کتاب میں اصطلاحات حدیث کا ایک جاندار مقدمہ ہے، جو مبتدی طالب حدیث کے لیے مفید ہے۔
- شیخ موصوف کے نزدیک بھی یہ شرح نہایت قدر و منزلت اور رفیع مرتبت تھی۔ آپ خود لکھتے ہیں:

³² Dehlvi, Fawā'id Jami'a Bar 'ujālah Nāfi'a, 43.

³³ Dehlvi, Ash'at ul Lam'at 4:757.

"وهو اجل واعظم واطول واكبر هذه التصنيفات وقد جاء بتوفيق الله وتأييده كتابا حافلا شاملا مفيدا ونافعاً في شرح الاحاديث النبوية على مصدرها الصلوة والتحفة مشتملة على تحقيقات مفيدة وتدقيقات بديعة وفوائد شريفة ونكات لطيفة"۔³⁴ "لمعات التنقيح في شرح المشکوٰۃ المصابیح ان تصانیف میں جلیل القدر، نہایت مبسوط اور سب سے بڑی کتاب ہے اور محض توفیق الہی اور تائید ایزدی سے یہ نہایت جامع، مبسوط، مفید اور احادیث رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شرح میں نفع بخش بن گئی ہے۔ اور معلومات آفریں، تحقیقات نادر، مباحث نفیس، فوائد اور لطیف نکات پر مشتمل ہے۔"

پاک و ہند میں "مشکوٰۃ المصابیح، جامع ترمذی، اور بخاری شریف" پر جو حلیہ متداول ہے مدارس میں زیر درس ہے۔ اس کے محشی احمد علی سہارنپوری (ت 1293ھ) ہیں۔ آپ احادیث کی مذکورہ کتابوں میں جابجا "لمعات" سے پورا پورا فائدہ اٹھاتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ اسی طرح شیخ خلیل احمد سہارنپوری (ت 1342ھ) نے "بذل المجہود" میں، صاحب عون المعبود اور صاحب تحفۃ الاحوذی نے اپنی کتب شروحات میں لمعات سے بھرپور استفادہ کیا ہے۔ ذیل میں مشاہیر علماء اور ارباب نظر محدثین کے "لمعات" کی بابت تبصرے حاضر خدمت ہیں اس کتاب کی اہمیت کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ شیخ عبدالحلیم چشتی لکھتے ہیں:

"یہ شرح موصوف کی علوم میں جامع، اتقان، اصابت فکر، دقت نظر، اور فن حدیث میں مہارت کی بین دلیل ہے۔ یہ شرح حجم میں ملا علی قاری کی "مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح" سے کم سہی لیکن افادیت اور حسن انتخاب میں ملا علی قاری کی شرح مذکور سے زیادہ بہتر ہے۔ بلاشبہ ملا علی قاری کے پاس کتابوں کا ذخیرہ زیادہ ہے لیکن ان کا انتخاب اچھا نہیں ہوتا۔ شیخ موصوف کے پاس کتابوں کا ذخیرہ گویا زیادہ نہیں لیکن جن کتابوں سے جو بات نقل کی ہے وہ ان کے سلیقہ انتخاب اور حسن انتخاب کی بہترین مثال ہے۔ کہنے کو یہ مشکوٰۃ کی شرح ہے لیکن اس شرح نے صحاح ستہ کی شروح سے فی الجملہ مستغنی کر دیا ہے۔ شیخ نے اگر کوئی اور کتاب نہ لکھی ہوتی تو یہی کتاب ان کی شہرت اور قبولیت کے لئے کافی تھی۔ موصوف کا یہ عظیم الشان کارنامہ اس قابل ہے کہ ہندوستان اس پر جتنا بھی فخر کرے بجائے۔"³⁵

شیخ موفق بن عبد اللہ بن عبد القادر لکھتے ہیں:

"وكتابه (لمعات التنقيح في شرح المشکوٰۃ المصابیح)، هو واحد من الشروح التي اثنى عليها عدد من اهل العلم۔۔۔، شرح عذب لباعی الحديث وطالب السنة تشرق منه الفوائد وتغيب فيه الغوامض وترتشف من ثنایا الدرر فيكرع طلاب العلم من زلاله العذب فتخصب العقول۔۔۔ ان هذ الشرح كنز من كنوز الدمر ثقيلة مؤننه خفيفة حمولته، وسط بين الشروح، و"البركة تنزل وسط الطعام فكلوا من حافتيه"³⁶

³⁴ 'Abdul 'Azīz, Fawāid Jami'a Bar 'ujālah Nāfi'a, 50.

³⁵ 'Abdul 'Azīz, Fawāid Jami'a Bar 'ujālah Nāfi'a, 42.

³⁶ Sheikh 'Abdul Ḥaq Muḥadith Dehlī, Lam'at al-Tanqīḥ Fī Sharḥ Mishkātul Maṣābīḥ, Researcher: Dr. Taqī al-Dīn Nadvī (Beirut: Dār al-Nawādir, 1st Edition: 2014 A.D 1435: A.H), 17-18.

شیخ محمد تقی عثمانی لکھتے ہیں کہ میں مشکوٰۃ المصابیح کی تدریس کے دوران لمعات سے نفع اٹھاتا ہوں³⁷۔ شیخ موصوف خود لکھتے ہیں کہ:

"شرح میں میرا اردہ اختصار اور اقتصار کا تھا کہ صرف وہی لکھوں کہ جسکی مطالعہ حدیث میں بہت زیادہ ضروری اور مجبوری ہو۔ لیکن جب اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اپنے فضل و احسان کے غنائم کے ساتھ احسان فرمایا اور اپنے جود و امتنان کے خزانوں کو میرے لیے کھول دیا تو پھر ان خزانوں کو طالعین پر خرچ کرنے میں روک نہ سکا"³⁸۔

یہی وجہ ہے کہ کتاب کے بعض مقامات پر اطناب و تفصیل و تطویل ہے جو قاری کے لئے باعث غفلت ہو سکتی ہے۔ اور دشواری کا سبب بن سکتی ہے مگر طالب حدیث ذکر کردہ فوائد سے حظ لئے بغیر نہ سکے گا۔ آپ نے ہر حدیث کی شرح فرمائی اور اس کے متعلق کلام کیا ہے۔ تراجم ابواب کی شرح میں معانی اور احکام کا التزام کیا ہے۔ لمعات کے مندرجہ ذیل مصادر و مراجع سامنے آتے ہیں:

- (1) شرح حسین بن عبد اللہ بن محمد طبری (ت 743ھ)
- (2) فتح الباری شیخ ابن حجر کبیر (ت 852ھ)
- (3) منہاج المشکوٰۃ، ابھری (ت 928ھ)
- (4) شروح احمد بن حجر ہیتمی مکی، (ت 975ھ)
- (5) مجمع البحار، محمد ابن طاہر بٹنی (ت 986ھ) (6) میرک شاہ بن سید جمال الدین،

"ولقد ذكرت فوائد شريفة فوائد نفيسة هي كالقلادة في نحر البيان
و كالجواهر في قلائد التبيان"³⁹۔

"فوائد شريفة اور فوائد نفيسہ جو بيان گلو میں باروں کی طرح ہیں تبیان قلائد میں موتیوں کی طرح ہیں۔"

ان فوائد کو مندرجہ ذیل کتب سے ذکر کیا ہے:

- (7) مشارق الانوار، قاضی عیاض مالکی یحصبی۔
- (8) شرح کتاب الخرقی، مختصر الخرقی فی فروع الحنبلیہ، عمر بن حسین (ت 334ھ)
- (9) الحاوی، الحاوی الصغیر فی الفروع، عبد الغفار بن عبد اکرم (ت 665ھ)
- (10) رسالہ ابن ابی زید، عبد اللہ بن ابی زید (ت 389ھ)
- (11) فتح القدیر فی شرح الھدایہ، کمال الدین محمد بن عبد الواحد معروف ابن ہمام (ت 861ھ)

مذکورہ مصادر و مراجع کے علاوہ کتاب کے مطالعے کے بعد یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ شیخ موصوف ہر فن کی تقریباً ہر کتاب پر نظر رکھتے ہیں، جو ان کے وسعت مطالعہ کی دلیل ہے۔ مذکورہ مصادر و مراجع تو وہ اہم کتب ہیں جن کا ذکر شیخ علیہ الرحمۃ نے بنفس نفیس کر دیا ہے۔ اگر پوری کتاب سے مصادر و مراجع کو تلاش کیا جائے تو ایک طویل فہرست بن جائے گی۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ جل جلالہ نے شیخ

³⁷ Dehlvi, Lam'at al-Tanqīh, 1:21.

³⁸ Dehlvi, Lam'at al-Tanqīh, 1:94.

³⁹ Dehlvi, Lam'at al-Tanqīh, 1:91.

موصوف کی ذات اور آپ کے علوم سے خلق خدا کو بہت زیادہ نفع پہنچایا ہے⁴⁰۔ آپ کی یہ کتاب جس روش اور انداز میں تالیف ہوئی ہے، اس سے شیخ موصوف کی علوم الحدیث اور فقہ الحدیث میں محققانہ شان کا اندازہ بآسانی لگایا جاسکتا ہے۔

2- اشعة المعات فی شرح مشکوٰۃ

شیخ عبدالحق علیہ الرحمۃ کی من جملہ تصانیف و تالیف علماء میں مقبول ہیں اور وہ آپ کی کتابوں کے ایسے دلدادہ ہیں کہ ان کتب کی تحصیل میں جذبہ مسابقت رکھتے ہیں، یہ کتب بھی ایسی ہی اہمیت کی حامل ہیں کیونکہ عبارت میں زور ہے فصاحت اور سلاست ایسی ہے کہ کانوں کو عشق ہو جاتا ہے اور دل و دماغ حظ اٹھاتے ہیں⁴¹۔ اہل زمانہ آپ کی کتابوں کو سر آنکھوں پر رکھتے ہوئے دستور العمل بنا لیتے ہیں۔⁴² شیخ موصوف کی شہرت اور قبولیت تمام رکھنے والی کتابوں میں سے سب سے زیادہ مشہور و مقبول مشکوٰۃ المصابیح کی یہ شرح فارسی ہے۔ ہندوستان میں فارسی زبان ایک مدت تک مادری زبان رہ چکی ہے۔ اس لیے اس فارسی شرح کو زیادہ قبولیت اور شہرت ہوئی۔ نواب صدیق حسن خان قنوجی رقمطراز ہیں:

"حق این است کہ شیخ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ در ترجمہ عربی بفارسی یکے از افراد این امت ست مثل او در این

کار و بار خصوصاً درین روزگار احدے معلوم نیست "واللہ یختص برحمتہ من یشاء"⁴³۔

شیخ موصوف نے اپنے زمانے کی عوامی زبان فارسی میں "مشکوٰۃ المصابیح" کی شرح کی۔ جس کا مقصد عوام کو حدیث رسول ﷺ کا نفع پہنچانا ہے۔ شیخ موصوف کی اس شرح میں مندرجہ ذیل امور کا اہتمام ہے:

- 1- ترتیب و تہذیب میں فائق ہے۔
- 2- اختصار و جامعیت اور افادیت میں بے نظیر ہے۔
- 3- متن حدیث کی شرح بہت عام و فہم ہے۔
- 4- آپ کا اسلوب نگارش بہت دلنشین ہے۔
- 5- عام فہم اور عام استفادہ میں مفید ہے۔
- 6- اس کتاب کی ایک خاصیت یہ ہے کہ یہ کتاب اساتذہ و طلبہ اور عوام و خواص سب کے لئے یکساں مفید ہے۔
- 7- شیخ موصوف "فقیر می گوید" یا "کاتب حروف می گوید" سے احادیث نبویہ ﷺ کی جو توجیہات پیش فرماتے ہیں وہ پر کیف ہیں۔
- 8- حاصل و اخذ کی سہولت، حدیث کے غریب الفاظ کی شرح اور مشکل مقامات کے ضبط میں یہ کتاب بے نظیر ہے۔

⁴⁰ Syed 'Abdul Haiyy Bin Fakhar al-Dīn Ḥasnī, Athaqāfa til Islāmīyah Fīl Hind, Ma'ārif al-'Awārif Fīl Anwā' al-'Ulōm wa al-Ma'ārif (Damishq: 1993 A.D), 137.

/Siddīq Ḥassan Qnōjī, Al-Ḥiṭah Fī Dhikr al-Ṣiḥah Sittah (Beirut: Dār al-Kutub al-'Ilmiyah, 1985 A.H), 146.

⁴¹ Ḥasnī, Al-'Ilām, 5:557.

⁴² Ghulam 'Alī Āzād Ḥusaynī, Sabḥatil Marjān Fī Āthār Hindustān, Resercher: Muḥammad Sa'id Tarḥī (Beirut: Dār al-Rāfdīn, 1st Edition: 2015 A.D) 116.

⁴³ Nawāb Siddīq Ḥassan Qanūjī, Taqṣār Juyūd al-aḥrār min Tazkār Junūd al-abrār, (Bhupāl: 1298 A.H, 112.

9- یہ کتاب شیخ موصوف کے اشعار سے بھی مزین ہے۔ جس سے آپ کے ذوق سلیم کا پتا چلتا ہے۔ مذکورہ خصوصیات اور التزامات کی وجہ سے یہ کتاب شروع ہی سے اہل علم میں قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھی جاتی رہی ہے۔ شیخ کو بھی یہ کتاب بہت پسند تھی۔ شیخ موصوف لکھتے:

"اشعة اللغات تنقیح و ترتیب اور ضبط و ربط میں فائق اور قابل ترجیح ہے حجم و ضخامت میں بھی زیادہ ہے تائید الہی اور نصرت باری تعالیٰ سے نفیس، عمدہ مرتب، پسندیدہ اور مقبول کتاب ہے۔" ⁴⁴

مفتی غلام سرور لاہوری کے نزدیک یہ کتاب مقبول و مشہور ہے۔ اکثر و بیشتر مشکل اور دشوار مقامات پر آپ نے حدیث کا جو ترجمہ فرمایا ہے وہ آسان اور زیادہ سہل ہے۔ ⁴⁵

نواب صدیق حسن خان قنوجی یوں خراج تحسین عقیدت پیش کرتے ہیں نظر آتے ہیں:

"اشعة اللغات شرح فارسی مشکوٰۃ - در سہولت تناول و شرح غریب و ضبط مشکل و ذکر مسائل فقہ حنفی بے نظیر است و مزید شہرت و قبول وے مستغنی از بیان ست" ⁴⁶

"اشعة اللغات شرح فارسی مشکوٰۃ سہولت اخذ، شرح غریب، ضبط مشکل، اور مسائل فقہ حنفی کے بیان میں بے نظیر کتاب ہے۔ اس کی مزید شہرت و قبولیت بیان سے مستغنی ہے۔"

عبدالحمید لکھنوی لکھتے ہیں:

"وہو سہل تناول فی ضبط الغریب وضبط المشكلات مقبول متداول" ⁴⁷

"حقیقت یہ ہے کہ شیخ عبدالحق نے "مشکوٰۃ المصابیح" کی شرح فارسی میں لکھ کر فہم حدیث کا ڈھنگ سکھایا اور حدیث کا ذوق پیدا کیا۔ بلاشبہ ہندوستان میں شیخ موصوف سے پہلے بھی بعض علماء نے مشکوٰۃ کی فارسی میں شرحیں لکھیں ہیں لیکن اشعة اللغات کو جو قبول عام حاصل ہوا وہ کسی اور شرح کو کبھی حاصل نہیں ہوا۔" ⁴⁸

شیخ محمد رابع حسنی ندوی رئیس ندوۃ العلماء کے نزدیک یہ کتاب مدرسین اور محققین کیلئے مرجع و ماہی کی حیثیت رکھتی ہے۔ "وصار مرجعا للمدرسين والباحثين في شبه القارة الهندية" ⁴⁹

اللہ جل جلالہ نے اس کتاب کو شہرت دوام بخشی ہے اور علم حدیث نبوی ﷺ سے وارفتہ عشق و محبت رکھنے والوں نے اس کتاب کو اپنے سروں کا تاج بنایا اور اپنی آنکھوں کو اس سے ٹھنڈک بخشی۔ شیخ محمد قلی دہلوی (ت 1073ھ) نے اس کتاب کے فوائد اور

⁴⁴ 'Abdul 'Azīz, Fawā'id Jami'a Bar 'ujālah Nāfi'a, 34.

⁴⁵ Ghulām Sarwar Lāhōrī, Khazīnatul Aṣfiyah, Translator: Iqbāl Aḥmad Qadrī, Meḥmūd A'alam Hashmī (Lāhore: Maḵtabah Nabawiyah, Ganj Bakhsh Road, 1410 A.D), 1:247.

⁴⁶ 'Abdul 'Azīz, Fawā'id Jami'a Bar 'ujālah Nāfi'a, 44.

⁴⁷ Ḥasnī, Al-Thaqāfa til Islāmīyah Fīl Hind 155.

⁴⁸ 'Abdul 'Azīz, Fawā'id Jami'a Bar 'ujālah Nāfi'a, 45.

⁴⁹ Dehlvi, Lam'āt al-Tanqīḥ, 1:13.

نوادرات کے لب لباب کو اپنی کتاب "سراج المشکاۃ" میں بطور امانت رکھ چھوڑا۔ شیخ امین الدین بن غیاث الدین محمود عمری حنفی جو پوری نے اپنی کتاب، "المقتنیات" میں اس کا خلاصہ پیش کیا۔⁵⁰ اس طرح یہ کتاب اپنے مابعد آنے والے شارحین اور محققین کے لئے ماخذ و مرجع بن گیا۔ اختیار کر گئی۔ طالب حدیث اور محقق اس کتاب کے مطالعے سے اپنے آپ کو مستغنی نہیں کر سکتا ہے۔ یہی وہ کتاب ہے جس کی تکمیل میں حضرت شاہ ابو المعالی کی دعا اور مشوروں کا بھی بہت عمل دخل ہے آپ نے پیش گوئی فرمائی تھی:

"شرح مشکوٰۃ را تمام کنی ان شاء اللہ کتابے شود کہ اہل عالم ہمہ ازاں مستفید شوند۔"

مشکوٰۃ شریف کی شرح کو پایہ تکمیل تک پہنچائیے ان شاء اللہ یہ ایسی عظیم الشان کتاب ثابت ہوگی کہ تمام جہاں والے اس سے فائدہ اٹھائیں گے۔ آپ نے شیخ محدث کو یہ بھی مشورہ دیا تھا کہ اپنی کتاب کو موقع اور محل کی مناسبت سے اشعار سے بھی مزین کریں جیسا کہ ملا حسین نے اپنی تفسیر میں اہتمام کیا ہے۔ تو شیخ محدث علیہ الرحمۃ نے عرض کیا مجھے دوسروں کے اشعار یاد نہیں ہیں، تو آپ نے فرمایا کہ دوسرے لوگوں کے اشعار کی آپ کو ضرورت نہیں ہے، جو کچھ تم کو ضرورت ہوگی تم ہی سے پیدا ہو جائے گی۔ "آنچہ شمار باید از شمار زاید۔" اور پریقین تسلی دیتے ہوئے فرمایا۔ "در پنج چیز بہ پنج کس احتیاج نخواہد ہمہ چیز حاصل است۔"⁵¹ ان شاء اللہ تعالیٰ کسی معاملہ میں آپ کو کسی کی ضرورت محسوس نہ ہوگی تمام چیزوں کا حصول ہو چکا ہے۔

مشکوٰۃ المصابیح کے شارح یعنی "لمعات" اور "اشعۃ" کے مصنف اپنی دونوں کتابوں میں ایک محقق کی حیثیت سے جلوہ گر ہوتے ہیں۔ اصولی اور فروعی اختلافات میں آپ کی محققانہ شان آپ کی بالغ نظری اور محاکمانہ حیثیت کو دوچند کر دیتی ہے۔ اندرین حالات آپ آپ کسی خوش عقیدہ تنگ نظر اور متعصب کے تابع اور مقلد نظر نہیں آتے ہیں۔ بلکہ آپ داد تحقیق دیتے ہوئے تحقیق اور تفتیش کا حق ادا کر دیتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آپ نے روایت اور درایت کے اصولوں کو مطمع نظر بناتے ہوئے مدار حجیت حدیث کی کتابوں کو قرار نہیں دیا بلکہ آپ نے مسلمہ اصول و ضوابط کی روشنی میں آپ نے صحت حدیث کو رجال سند اور اصول نقد کی کسوٹی پر پرکھا ہے۔ صحت حدیث کا مدار کتابوں کو بنانا ایک مقلدانہ روش ہے۔ آپ کی شروحات اس باب میں شاہد عادل ہیں کہ آپ محققانہ روش پر گامزن ہیں۔ شیخ موصوف کے نزدیک صحت احادیث کے لئے بخاری و مسلم کی تقدیم میں جو ترتیب ملحوظ رکھی جاتی ہے تو یہ ایک تحکم ہے اور زبر دستی ایک بات کو منوانا ہے اور لائق اتباع نہیں ہے۔ صحیح اور صحیح ترکیبے تو ان شروط کا وجود ہے، جن پر رواۃ حدیث پورا اترتے ہیں، جن کا شیخین نے بھی اعتبار کیا ہے۔ جب وہ شروط بخاری و مسلم کی کتابوں کے علاوہ دوسری حدیث کی کتابوں کے رواۃ میں پائی جاتی ہیں تو وہ احادیث بھی صحیح ہونے کا حق رکھتی ہیں، صرف انہیں دو کتابوں کو صحیح تر کہنا ناقابل قبول بات کو منوانے کے مترادف نہیں تو اور کیا ہے؟ علاوہ ازیں صحیح احادیث بخاری اور مسلم میں منحصر نہیں ہیں۔⁵²

⁵⁰ Dehlvi, Lam'at al-Tanqīh, 1:10.

⁵¹ Dehlvi, Talab ul Ghaur Fī Qīṣah Lāhōre Bar Akhbār al-Akhyār M'a Maktūbāt, 384.

⁵² Dehlvi, Sharḥa Safar al-Sa'adat, 15.

اس سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ شیخ موصوف علیہ الرحمۃ نقد حدیث، علل حدیث، شروط حدیث، اور رواۃ حدیث پر گہری نظر کے مالک ہیں۔ حدیث کے بارے میں محققانہ شان سے ہشت پہلو نظر رکھتے ہیں اور صالح شرائط کے حاملین رواۃ کی احادیث پر آپ کی دور رس نظر تمام احادیث کے احاطہ پر آپ کی وسعت نظری کا ثبوت پہنچاتی ہے۔

شارح "لمعات" و "اشعۃ" بالغ نظر محقق ہونے کے باوصف جمہور امت علماء کے مسلک سے بال برابر بھی انحراف روا نہیں رکھتے ہیں۔ اس بات سے یہ گمان نہ پالا جائے کہ آپ شاید جمہور امت کے مسلک کے بارے میں عصبیت یا بے جا طر فدا ر ی کا شکار ہو گئے ہیں۔ بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے قلم کو دائرہ اعتباریت میں رکھ کر آپ کی تحقیق کو ان کے موافق اور مطابق بنا دیا ہے۔ شیخ موصوف کو یہ بھی امتیاز اور فضل و کمال حاصل ہے کہ آپ کی تصنیفی و تالیفی خدمات خداوند گان نقد و جرح کے برق بار قلم سے تقریباً محفوظ و مامون ہیں۔ ایک مقام پر آپ نے داڑھی کے قبضہ کو بغیر دلیل کے واجب قرار دیا ہے۔ اس کے علاوہ آپ کے تفردات کا حوالہ نہ ہونے کے برابر ہے۔ علامہ غلام رسول سعیدی لکھتے ہیں:

"ایک متاخر عالم شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ نے محض اپنی رائے سے یہ لکھا کہ قبضہ واجب ہے۔ شیخ اپنی تمام تر علمی خدمات او عظمتوں کے باوجود بشر اور انسان تھے، نبی اور رسول نہ تھے، ان کی رائے میں خطا ہو سکتی ہے، نیز انکو ایک محدث کی حیثیت سے تسلیم کیا گیا ہے، ان کو فقیہہ نہیں مانا گیا"۔⁵³

شیخ موصوف اپنی شروعات میں دائرۃ اعتدال اور سلامتی والی روش سے قدم باہر نہیں رکھتے ہیں۔ افراط و تفریط سے کوسوں دور رہتے ہیں۔ ابہام اور شک میں ڈالنے والے کلام سے پرہیز کرتے ہیں معارض اور متعارض امور میں حتی الامکان کوشش کر کے توافق اور تطابق کی راہ کو ہی اپنالیتے ہیں۔ تطبیق و تاویل نہ ہو سکنے کی صورت میں آپ سکوت کی راہ اختیار کر لیتے ہیں۔

شیخ موصوف اپنی شروعات میں نہ لسان تصوف میں بات کی ہے اور نہ ہی اصطلاحات تصوف سے اپنی کتابوں کو وضع اور بارعب بنانے کی کوشش کی ہے۔ شیخ نے سادہ انداز میں راہ شریعت پر چلتے ہوئے حدیث کے مفاہیم اور مطالب کو عام قاری تک پہنچانے کی کامیاب کوشش کی ہے۔ زبان تصوف عام اور سطحی ذہنیت رکھنے والوں کو گوں کیلئے نقصان کا دروازہ کھول سکتی ہے۔ صاحب کمال ہونے کے باوجود آپ نے زبان تصوف اور اصطلاحات تصوف کو جگہ نہیں دی اس لئے کہ صاحب کمال کو صاحب کمال نے تصوف کی زبان میں بات کرنے سے منع کر دیا تھا۔ تاہم قلبی واردات اور ایرادات کی چاشنی بسا مقامات پر ذوق دہن کا سامان میسر کرتی نظر آتی ہے۔ اور اس کلام کو اپنی کتاب کی زینت بنایا ہے جو شریعت اور طریقت کا جامع ہے اور جس پر ارباب شریعت و طریقت کا اتفاق اور آداب شریعت کا لحاظ ہوتا ہے۔

شیخ موصوف اصولی اور فروعی مسائل میں تعصب کا شکار نہیں ہوتے ہیں۔ فروعی مسائل میں بڑے ادب و احترام کے ساتھ اور دوسروں پر طعن و تشنیع کیے بغیر اختلاف کے جب درپے ہوتے ہیں، تو زیر بحث مسئلہ میں ہر پہلو سے تحقیق کے بعد حنفی مذہب کے پیروکار ہونے کی وجہ سے حنفی مذہب کو ترجیح دیتے ہیں۔ آپ کی یہ ترجیح تحکم اور مکارہ کی صورت میں سامنے نہیں آتی ہے، بلکہ عقلی اور نقلی دلائل کا باہم مقابلہ اور موازنہ کرنے کے بعد ہی کوئی نتیجہ تعصب کی آمیزش کے بغیر سامنے آتا ہے۔ تعمق و تدبر کرنے کے بعد زیر

⁵³ Ghulam Rasūl Sa'īdī, Sharah Ṣaḥīḥ Muslim (Lahore: Farīd book Satāl, Edition 19th 1434 A.H), 6:446.

بحث مسئلہ آپکی بحث طرفین کو ہی حق قرار دے دے دیتی ہے۔ مسئلہ رفع وعدم رفع میں آپ رفع وعدم رفع کو سنت قرار دیتے ہیں ہوئے نظر آتے ہیں۔

سید محمد نذیر حسین دہلوی لکھتے ہیں:

"شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ در شرح سفر السعادت بعد بیان دلائل طرفین نوشتہ اند کہ

"چارہ نیست از قول بہ سنیت ہر دو فعل"۔⁵⁴

یہی بات غالباً شیخ کے زیر اثر صدیق بن حسن قنوجی لکھتے ہیں:

"ولکل واحد اصل اصیل والحق عندی فی مثل ذالک ان الکمل سنة"۔⁵⁵

فروغی مسائل میں شیخ موصوف دلائل کی روشنی میں تحمل، رواداری، عدم شدت، اور مسلمانوں کے آپس میں اتحاد و اتفاق کے داعی اور مبلغ نظر آتے ہیں، تاکہ مسلمانوں میں فروغی اختلافات کی وجہ سے فتنہ و فساد کی کوئی سبیل نہ رہے اور اہل ملت امن و آشتی کا ایک شجر سایہ دار ثابت ہو۔ تحقیقی روش پر آپ حنفی مذہب کے منوید ہیں اس لئے آپ حنفی مذہب کو عقلی اور نقلی دلائل سے خوب روشن کرتے ہیں اور ثابت کرتے ہیں کہ حنفی مذہب کا عقلی دلائل کے ساتھ ساتھ نقلی دلائل کے ساتھ گہرا تعلق ہے اور ان کی عقل و نقل چوبی دامن کا ساتھ رکھتی ہے۔ وہم کا ازالہ کرتے ہوئے کہ امام شافعی علیہ الرحمۃ کا مذہب حدیث کے مطابق ہے اور ان کے مذہب میں سنت کی اقتداء و اتباع بہت زیادہ ہے اور امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کا مذہب عقل و قیاس اور رائے و اجتہاد پر مبنی ہے اور خلاف حدیث ہے، تو آپ دلائل کے ساتھ ثابت کرتے ہیں کہ یہ بات بالکل غلط ہے اور واضح جہالت ہے۔ "ایں سخن غلط محض و جہل صریح است"۔⁵⁶ تحقیق کے بعد تو یہ بات سامنے آجاتی ہے کہ امام شافعی علیہ الرحمۃ اصحاب رائے میں ہیں اور امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ اصحاب ظواہر میں سے ہیں۔ "ان الشافعی من اصحاب الراى و ابا حنیفہ من اصحاب الظواہر"۔ شیخ موصوف کے نزدیک اجمالی دلیل یہ بھی ہے کہ امام احمد بن حنبل کے مذہب کی اساس احادیث صحیحہ اور آثار صریحہ ہیں، جس میں شک و شبہ کی کوئی گنجائش ہرگز نہ ہے۔ امام ابو حنیفہ کا مذہب امام احمد بن حنبل کے مذہب کے تقریباً موافق تو یہ بات بھی دلیل ہوتی ہے کہ امام ابو حنیفہ کا مذہب حدیث اور اثر کے عین مطابق اور موافق ہے۔ مذہب امام ابو حنیفہ کو آپ اختلافی مقامات پر ترجیح دیتے ہیں مگر آپ کی یہ ترجیح تعصب اور اعتساف کی کھائی میں جانے سے بہت دور رہتی ہے۔⁵⁷

شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کا "مشکوٰۃ المصابیح" پر "لمعات" اور "اشعۃ" کی صورت میں تحقیقی نوعیت کا ایک اہم اور متنوع کارنامہ ہے، جو محققین کیلئے تحقیق کے نئے خطوط متعین کرنے میں بہت ہی معاون ہے۔ عشق حدیث اور طلب حدیث کے لئے فہم حدیث کی دشوار گزار راہوں کو آسان کرتے ہوئے مراد اور منشاء کی منزل کا پتہ دینے کا گرانقدر خزانہ رکھتا ہے۔ عوام آداب شریعت سے آگاہ ہو کر اور عمل پیرا ہو کر سعادت ابدی سے حظ وافر پاسکتے ہیں، جبکہ خواص شریعت کے سربستہ رازوں سے واقف اسرار ہو کر

⁵⁴ Dehlvi, Sharḥa Safar al-Sa'adat, 67.

⁵⁵ Nawāb Siddiq Ḥassan Qanūjī, Al-Rau'at al-nadiyyah Sharḥ Al-durar al-Bahiyyah (Karachi: Qadīmī Kutub Khanah S.N), 1:94.

⁵⁶ Dehlvi, Sharḥa Safar al-Sa'adat, 23

⁵⁷ Dehlvi, Lam'at al-Tanqīḥ, 1:92-93.

معرفت کی بلندیوں کو چھونے لگتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ درس و تدریس، تصنیف و تالیف اور وعظ و ارشاد کی صورت میں آپ علیہ الرحمۃ کی حدیثی خدمات نے فہم حدیث کا ایک روح پرور انداز اور سلیقہ سکھایا، اور ساتھ ہی ذوق حدیث کا وہ ولولہ پیدا کیا جسکی تمازت رہتی دنیا تک محسوس کی جاتی رہے گی۔ برصغیر پاک و ہند پر واجب ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اس احسان پر سجدہ شکر میں اپنی جبین نیاز کو سر بسجود کر دے۔